روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 213029
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 8 ہفتہ ـــــ 1417ھ 11 صلح 1376ہش 11 جنوری 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

میں یہ نہیں کہتا کہ ہمیشہ خفیہ ہی خیرات کرو اور علانیہ نہ کرو۔ نیک نیتی کے ساتھ ہر کام میں ثواب ہوتا ہے۔ ایک نیک طبع انسان ایک کام میں سبقت کرتا ہے اس کی دیکھا دیکھی دوسرے بھی اس کار خیر میں شریک ہو جاتے ہیں۔ اس طرح سے اس شخص کو بھی ثواب ملتا ہے بلکہ ان کے ثواب میں سے بھی حصہ لیتا ہے۔ پس اس رنگ میں کوئی نیک کام اس نیت سے کرنا کہ دوسروں کو بھی ترغیب و تحریص ہو بڑا ثواب ہے۔

(دین حق) میں بڑے بڑے باریک امور ایسے ہیں تاکہ اخلاص کی قوت پیدا ہو جائے۔ اخلاص ایک موت ہے جو مخلص کو اپنے نفس پر وارد کرنی پڑتی ہے۔ جو شخص دیکھے کہ علانیہ خرچ کرنے اور خیرات دینے یا چندوں میں شامل ہونے سے اس کے نفس کو مزا آتا ہے اور ریا پیدا ہوتی ہے تو اس کو چاہئے کہ ریاکاری سے دست بردار ہو جائے اور بجائے اعلانیہ خرچ کرنے کے خفیہ طور سے خرچ کرے اور ایسا کرے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی علم نہ ہو۔ پھر خدا قادر ہے کہ نیک کو اس کی نیکی اور پاک تبدیلی کی وجہ سے بخش دے۔ اس میں کوئی سو برس کی ضرورت نہیں، اخلاص کی ضرورت ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 659)

نیک تمناؤں کے ساتھ دعائیں بھی کیا کریں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

جب نیک تمنائیں کیا کرو تو اول خوب غور کر کے، سوچ کر کیا کرو، اپنے دل کی گہرائی تک اپنے نفس کو کریدو کہ کیا واقعۃً تم میں اس کی طاقت ہے بھی کہ نہیں۔ کیا جب یہ نصیب ہو جائے گا تمہیں تو تم اس عہد پر قائم رہو گے۔ اگر نہیں تو ڈرو اس تمنا سے جو تمنا تمہیں کامیابی کی بلندی عطا کرنے کی بجائے ہلاکت کے گڑھوں کی طرف دھکیل سکتی ہے اور ساتھ دعائیں کرو۔ اگر نہ پتہ لگے کہ میری تمنا میں کیا کمزوریاں ہیں تو پھر دعائیں کرو کہ اے اللہ ہم تمنا تو کرتے ہیں مگر ہمیں اپنے نفس کے، نفوس کے شرور سے بچا اور ہماری تمناؤں کی بھی حفاظت فرما۔ ان کو پاک اور صاف کر دے اور پھر انہیں پاک اور صاف حالت میں قبول فرما۔

پس یہ بھی ایک جائزے کا پہلو ہے اور جائزے میں اپنی اس اولاد کو بھی پیش نظر رکھیں کیونکہ میں نے جائزے میں یہ آپ سے گزارش کی تھی کہ اپنا ہی نہیں اپنی بیوی کا بھی بچوں کا بھی جائزہ لیں۔ آپ میں سے بہت سے ایسے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اولاد کی کامیابیاں دکھائی ہیں اپنے پروفیشن (Profession) میں یا یونیورسٹی کے دوسرے امتحانات میں یا سکول کے یا کسی ٹیکنیکل ٹریننگ کے امتحان میں یعنی وہ جو کسب معاش کے لئے مختلف ذریعے بنائے گئے ہیں ان کی تربیت حاصل کر کے وہ کامیاب ہوئے ہیں اور بہت سے ان میں سے ایسے ہیں جن کو خدا کے فضل سے اچھی نوکریاں مل گئی ہیں یا آزاد تجارتوں کے موقعے ملے ہیں۔ آزاد اپنے ذریعہ معاش کو برکت دینے کے، بڑھانے کے موقع ملے ہیں تو یہ

باقی صفحہ 7 پر

اگر تم اپنے وجود کو مفید ثابت کرنا چاہو تو پہلے خود پاکیزہ وجود بن جاؤ

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

بابرکت ایام میں درس کے اوقات

بابرکت ایام میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع احمدیہ ٹیلی ویژن پر روزانہ (ماسوائے جمعہ) پاکستان کے وقت کے مطابق شام ساڑھے چار بجے سے چھ بجے تک درس کلام الٰہی دیا کریں گے۔
احباب کرام وقت نوٹ فرمالیں اور بابرکت ایام میں مستفید ہوں۔

تقریب شادی

○ مکرم مجیب احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ابن مکرم مولانا مقبول احمد صاحب ذبیح صاحب نائب ناظر مال کی شادی عزیزہ بشریٰ ارم صاحبہ بنت مکرم میاں محمد اکرم صاحب کے ہمراہ منعقد ہوئی۔ بارات مورخہ 96-12-27 بوقت اڑھائی بجے مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب کی سرگردگی میں روانہ ہو کر محترم میاں محمد اکرم صاحب کے گھر دارالرحمت شرقی ریلوے روڈ پہنچی۔ مورخہ 96-12-28 کو مکرم مولانا مقبول احمد صاحب ذبیح نے اپنے مکان واقعہ دارالعلوم غربی الف میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ تقریب رخصتانہ اور ولیمہ میں حضرت صاحب کی نمائندگی میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے دعا کروائی۔ دولہا مکرم سردار عبدالحق صاحب شاکر واقف زندگی کا پوتا اور دولہن مکرم حضرت قاضی حبیب اللہ صاحب آف شاہدرہ۔ رفیق حضرت بانی سلسلہ کی پڑنواسی ہے۔ احباب شادی کے بابرکت اور ثمر آور ہونے کے لئے دعا کریں۔

تقریب نکاح و شادی

○ مورخہ 96-12-20 کو بیت الثناء دارالعلوم غربی ب ربوہ میں مکرم مولانا مقبول احمد صاحب ذبیح نائب ناظر مال نے اپنی بھانجی عزیزہ شاہدہ کمال بنت مکرم چوہدری کمال محمد صاحب بقاپوری کے نکاح کا اعلان اپنے بھانجے محمد خالد قمر ابن مکرم محمد عاشق صاحب سابق کارکن دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ محلہ دارالیمن شرقی ربوہ کے ہمراہ مبلغ بیس ہزار روپے حق مہر پر کیا۔ مورخہ 96-12-29 کو مکرم چوہدری کمال محمد صاحب بقاپوری نے اپنے مکان واقعہ 22/19 دارالعلوم غربی ب پر تقریب رخصتانہ کا انعقاد کیا اس موقع پر مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب صدر محلہ نے دعا کروائی۔ دوسرے دن دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ عزیزہ شاہدہ کمال مکرم سردار عبدالحق صاحب شاکر واقف زندگی کی نواسی اور عزیز خالد میاں غلام احمد صاحب آف نواں کوٹ پار کا پوتا ہے۔ احباب کرام شادی کے بابرکت و مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

11- صلح 1376 ھش | 11 - جنوری 1997ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے ارشادات

○ یاد رکھو کہ انسان ذو اختیار بنایا گیا ہے۔ انسان کو اختیار ہے کہ نیکی کرے یا بدی' احسان کرے یا ظلم' مروت کرے یا بخل' ہمیشہ دونوں پہلوؤں پر لحاظ رکھ کر ہی کسی خاص انسان کے متعلق رائے زنی ہو سکتی ہے کہ نیک ہے یا بد۔ اعمال کا مفہوم ہی یہی ہے کہ دوسری طرف بھی قدرت رکھتا ہو جو انتقام لینے کی طاقت رکھتے ہوئے انتقام نہیں لیتا وہ نیکی کرتا ہے۔ مگر جس کو انتقام کے واسطے مکہ مارنے کا ہاتھ ہی نہیں دیا گیا وہ کس طرح کہہ سکتا ہے کہ میں نے نیکی کی اور احسان کیا کہ مکہ نہیں مارا۔ (-) نیکی اور خوبی کا مدار ہی دونو پہلوؤں پر ہے۔ جس کو ایک ہی قوت دی گئی ہے اور دوسری قوت اس کو عطا نہیں ہوئی وہ تو ایک نقش ہے جو مٹ نہیں سکتا۔ جو شخص ملک اور شیطان کا انکار کرتا ہے وہ گویا بدیہیات اور امور محسوسہ مشہودہ کا انکاری ہے۔ ہم ہر روز دیکھتے ہیں کہ لوگ نیکی بھی کرتے ہیں اور ارتکاب جرائم بھی دنیا میں ہوتا ہے اور دونو قوتیں دنیا میں برابر اپنا کام کر رہی ہیں۔ اور ان کا تو کوئی فرد بشر بھی انکار نہیں کر سکتا۔ کون ہے جو ان دونوں کا احساس اور اثر اپنے اندر نہیں پاتا؟ یہاں کوئی فلسفہ اور منطق پیش نہیں جاتی۔ جبکہ دونو قوتیں موجود ہیں اور اپنی اپنی جگہ اپنا اپنا کام کر رہی ہیں۔

○ دیکھو اگر اخلاق بد نہ ہوتے تو اخلاق فاضلہ کن کا نام ہو سکتا؟ اخلاق رذیلہ ہوئے جب ہی اخلاق فاضلہ بھی ہوئے۔ کوئی اخلاق بد انسان کے ذہن میں ہوتے ہیں جب ہی تو انسان ان کا نقشہ ذہن میں رکھ کر ان کی مذمت کرتا اور اخلاق فاضلہ کسی خاص کام کا نام رکھتا ہے اور ان کی تعریف کرتا ہے اگر ذہن میں کوئی کسی امر بد کا نقشہ موجود نہیں تو پھر اخلاق حسنہ بھی کچھ نہیں۔ ہمیشہ بدی سے ہی نیکی ممتاز کی جاتی ہے۔ اگر ایک ہی پہلو پیدا کیا جاتا تو یقیناً کوئی اجر بھی نہ ہوتا اور کوئی خوشنودی بھی نہ ہوتی (رنج سے راحت' دکھ سے سکھ' ظلمت سے نور' کڑوے سے میٹھا' زہر سے تریاق' بد سے نیک اور گناہ سے نیکی پیدا ہوتی ہے۔ اگر یہ ضدیں دنیا میں پیدا نہ کی جاتیں تو پھر زندگی ہی بدمزہ ہو جاتی) اگر صرف ایک ہی پہلو ہوتا تو وہ تو فطرت میں داخل تھا۔ اس پر اجر کیسا اور ثواب کیا؟ وہ ذریعہ رضامندی کیونکر ہو سکتا؟ وہ تو ایک مجبوری تھی کہ فطرتاً انسان سے اس کے مطابق ہی اعمال سرزد ہوتے۔

○ بعض امور ایسے بھی ہیں کہ وہ انسان کے جسم یا روح کے واسطے مضر ہوتے ہیں خواہ انسان سمجھے یا نہ سمجھے۔ بعض امور ایسے ہیں کہ اگر خدا تعالیٰ ان کے واسطے نہ بھی حکم دیتا تو بھی وہ مضر ہی تھے۔ طب جسمانی میں بھی بعض گناہ رکھے گئے ہیں۔ قواعد طب کا علم نہ ہونا عذر نہیں ہو سکتا اس شخص کے واسطے جو خلاف ورزی قواعد طب کرتا ہے۔ اگر کسی کو یقین نہ ہو تو ڈاکٹروں اور اطباء سے پوچھ لو۔ یاد رکھنے کے لائق نکتہ یہی ہے کہ گناہ کی جڑ وہی امور ہیں جن کے کرنے سے سچی پاکیزگی اور تقویٰ طہارت سے انسان دور جا پڑے۔ خدا تعالیٰ کی سچی محبت اور اس کا وصال ہی سچی راحت اور حقیقی آرام ہے۔ پس خدا سے دوری اور الگ ہونا بھی گناہ اور باعث دکھ اور رنج و مصیبت ہے۔ جن باتوں کو خدا اپنی تقدیس کی وجہ سے پسند نہیں کرتا وہی گناہ ہے۔

○ جو لوگ خدا تعالیٰ سے الگ ہو کر زندگی کا کوئی حظ اٹھانا چاہتے ہیں وہ یاد رکھیں کہ ان کی زندگی بہت ہی تلخ ہے کیونکہ حقیقی تسلی اور اطمینان بجز خدا میں محو ہونے اور خدا کو ہی ہر کام کا مرجع ہونے کے حاصل ہو سکتا ہی نہیں۔ ایسے لوگوں کی زندگی تو بہائم کی زندگی ہوتی ہے اور وہ تسلی یافتہ نہیں ہو سکتے۔ حقیقی راحت اور تسلی انہیں لوگوں کو دی جاتی ہے جو خدا سے الگ نہیں ہوتے اور خدا تعالیٰ سے ہر وقت دل ہی دل میں دعائیں کرتے رہتے ہیں۔

مذہب کی صداقت اس میں ہے کہ انسان خدا تعالیٰ سے کسی حالت میں بھی الگ نہ ہو۔ وہ مذہب ہی کیا ہے اور زندگی ہی کیسی ہے کہ تمام عمر گزر جائے مگر خدا تعالیٰ کا نام درمیان کبھی بھی نہ آوے۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ سارے نقائص صرف بے قیدی اور آزادی کی وجہ سے ہیں اور یہ بے قیدی ہی ہے کہ جس کی وجہ سے مخلوق کا بہت بڑا حصہ اس طرز زندگی کو پسند کرتا ہے۔

○ انسان کے ایمان کا بھی کمال یہی ہے کہ تخلق باخلاق اللہ کرے۔ یعنی جو جو اخلاق فاضلہ خدا میں ہیں اور صفات ہیں ان کی حتی المقدور اتباع کرے اور اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے رنگ میں رنگین کرنے کی کوشش کرے۔ مثلاً خدا تعالیٰ میں عفو ہے۔ انسان بھی عفو کرے۔ رحم ہے۔ حلم ہے۔ کرم ہے۔ انسان بھی رحم کرے۔ حلم کرے۔ لوگوں سے کرم کرے۔ خدا تعالیٰ ستار ہے۔ انسان کو بھی ستاری کی شان سے حصہ لینا چاہئے اور اپنے بھائیوں کے عیوب اور معاصی کی پردہ پوشی کرنی چاہئے۔ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ جب کسی کی کوئی بدی یا نقص دیکھتے ہیں جب تک اس کی اچھی طرح سے تشہیر نہ کر لیں ان کو کھانا ہضم نہیں ہوتا۔ حدیث میں آیا ہے جو اپنے بھائی کے عیب چھپاتا ہے خدا تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرتا ہے۔ انسان کو چاہئے شوخ نہ ہو۔ بے حیائی نہ کرے۔ مخلوق سے بدسلوکی نہ کرے۔ محبت اور نیکی سے پیش آوے۔

○ توبہ کے معنے ہیں ندامت اور پشیمانی سے ایک بد کام سے رجوع کرنا۔ توبہ کوئی برا کام نہیں ہے۔ بلکہ لکھا ہے کہ توبہ کرنے والا بندہ خدا کو بہت پیارا ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا نام بھی توّاب ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب انسان اپنے گناہوں اور افعال بد سے نادم ہو کر پشیمان ہوتا ہے اور آئندہ اس بد کام سے باز رہنے کا عہد کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس پر رجوع کرتا ہے رحمت سے۔ خدا انسان کی توبہ سے بڑھ کر توبہ کرتا ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر انسان خدا کی طرف ایک بالشت بھر جاتا ہے تو خدا اس کی طرف ہاتھ بھر آتا ہے۔ اگر انسان چل کر آتا ہے تو خدا تعالیٰ دوڑ کر آتا ہے یعنی اگر انسان خدا کی طرف توجہ کرے تو اللہ تعالیٰ بھی رحمت' فضل اور مغفرت میں انتہاء درجہ کا اس پر فضل کرتا ہے' لیکن اگر خدا سے منہ پھیر کر بیٹھ جاوے تو خدا تعالیٰ کو کیا پروا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی

تلقینِ عمل

2۔ نومبر 1955ء کو دیگر امور کے علاوہ فرمایا "دیکھو عذاب تو عذاب ہی ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرو کہ خدا تعالیٰ ہمارے ملک کو عذابوں سے بچائے۔ لیکن اس عذاب کے وقت میں تم کو جو خدمت کی توفیق ملی ہے تو یہ تو مسکرانے والی بات ہے بہر حال خدمت کی توفیق ملنے کے لئے ہمیشہ دعائیں کرتے رہو۔ اور جب کسی شکل میں بھی ملک پر کوئی مصیبت آئے سب سے آگے اپنی جان کو خطرہ میں پیش کرو تاکہ دنیا محسوس کرے کہ تم دنیا کے لئے ایک ستون ہو اور تمہارے ذریعہ سے ملک کی چھت قائم ہے۔ اگر تم اپنے اندر تغیر پیدا کر لو گے تو اللہ تعالیٰ بھی خوش ہو گا۔ تمہارے اہل ملک بھی خوش ہوں گے۔ اور ملک بھی ترقی کرے گا۔ اور لوگوں کے دلوں سے تمہاری دشمنیاں نکل جائیں گی اور تمہاری محبتیں لوگوں کے دلوں میں پیدا ہو جائیں گی پس خدمت کرو اور کرتے چلے جاؤ تمہارا نام خدام الاحمدیہ ہے خدام الاحمدیہ کے یہ معنی نہیں کہ تم احمدیت کے خادم ہو۔ خدام الاحمدیہ کے معنے ہیں تم احمدی خادم ہو۔ رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ "سید القوم خادمھم" قوم کا سردار ان کا خادم ہوتا ہے اگر تم واقع میں سچے احمدی بنو گے اور سچے خادم بھی بنو گے تو تھوڑے دنوں میں ہی خدا خدام کو سید بنا دے گا۔ ہر شخص تمہارا ادب اور احترام کرے گا اور لوگ سمجھیں گے کہ ملک کی نجات ان کے ساتھ وابستہ ہے دیکھو یہ کس طرح اپنی جانوں کو خطرے میں ڈال کر ملک کی خدمت کرتے رہتے ہیں۔ سو اپنے مقام کو ہمیشہ یاد رکھو اور ہمیشہ یہ کوشش کرتے رہو کہ تمہارے ذریعے سے دنیا کا ہر غریب اور امیر فائدہ اٹھائے۔ نہ امیر سمجھے کہ تم اس کے دشمن ہو' نہ غریب سمجھے کہ تم اس کے دشمن ہو' کیونکہ اللہ تعالیٰ کے غریب بھی بندے ہیں اور امیر بھی بندے ہیں۔ ہزاروں باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ ان میں امیر بھی خدمت کے محتاج ہوتے ہیں اور ہزاروں مواقع ایسے آتے ہیں کہ غریب بھی خدمت کے محتاج ہوتے ہیں۔ تم دونوں کی خدمت کرو۔ کیونکہ احمدیت غریب اور امیر میں کوئی فرق نہیں کرتی بالشویک غریبوں کی خدمت کرتے ہیں۔ کیپٹیلسٹ امیروں کی خدمت کرتے ہیں۔ تم خدام الاحمدیہ ہو۔ تمہارا کام یہ ہے کہ امیر مصیبت میں ہو تو اس کی خدمت کرو' یہاں تک کہ ہر فرد بشر یہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو اس کی نجات کا ذریعہ بنا دیا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر قسم کی قومی ترقیات تم حاصل کرو گے اور اللہ تعالیٰ کی برکتیں تم پر نازل ہوں گی اور یاد رکھو کہ جہاں جہاں جاؤ خدام کی تعداد بڑھانے کی کوشش کرو۔ میرا اندازہ یہ ہے کہ تمام احمدیوں کا چالیس فیصدی خدام ہونے چاہئیں۔ سو اپنی جماعت کو جمعے کے دن اور عید کے دن دیکھو کہ کتنی تھی اور پھر دیکھو کہ کیا اس کا چالیس فیصدی خدام ہیں اگر نہیں ہیں تو ہر ایک کے پاس جاؤ اور اس کو تحریک کرو کہ وہ بھی آئے اور خدام میں شامل ہو۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تم کو سچے طور پر خدام الاحمدیہ بننے کی توفیق دے کیونکہ ملک کو خدام الاحمدیہ کی ضرورت ہے۔ جیسے میں نے بتایا ہے خدام الاحمدیہ جب ہم نے نام رکھا تھا تو اس کے یہ معنے نہیں تھے کہ تم احمدیوں کے خادم ہو اگر تم یہ معنے کرو گے تو بڑی غلطی کرو گے اور ہم پر ظلم کرو گے۔ خدام الاحمدیہ سے مراد تھا احمدیوں میں خدمت کرنے والا گروہ' تم خادم تو دنیا کے ہر انسان کے ہو لیکن ہو احمدیوں میں سے خادم' اس لئے اس کا یہ مطلب نہیں تھا کہ تم احمدیوں کی خدمت کرو بلکہ مطلب یہ تھا کہ احمدی سٹینڈرڈ کے مطابق خدمت کرو۔

تاریخ ادیان عالم

علمی مسائل

رسول کریم ﷺ نے جب مکہ فتح کیا تو جن شدید ترین دشمنوں نے مسلمانوں کو قتل کیا تھا یا جنہوں نے مسلمان شہداء کی ہتک کی تھی یا جنہوں نے انگیخت کر کے مسلمانوں کو شہید کیا تھا یا شہید کروایا تھا ان میں سے بعض افراد کے متعلق اس موقعہ پر رسول کریم ﷺ نے یہ حکم دے دیا کہ وہ جہاں بھی مل جائیں انہیں قتل کر دیا جائے۔ ان میں سے ایک ہندہ بھی تھی جب اسے معلوم ہوا کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے قتل کرنے کا حکم دے دیا ہے تو وہ عورتوں میں چھپی چھپی آپ کے پاس پہنچ گئی۔ جب عورتوں کی بیعت ہونے لگی تو وہ بھی ان عورتوں کے ساتھ مل کر الفاظ بیعت دوہراتی چلی گئی۔ یہاں تک کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا تم اقرار کرو کہ ہم شرک نہیں کریں گے اس وقت ہندہ اپنی جوشیلی فطرت کے ابھار کو روک نہ سکی اور جھٹ بول اٹھی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم اب بھی شرک کریں گی۔ آپ اکیلے تھے اور ہم ایک زبردست قوم تھے۔ آپ اکیلے نے توحید کی آواز بلند کی اور ہماری ساری قوم نے مل کر آپ کے مقابلہ میں بتوں کی عظمت قائم کرنے کا تہیہ کیا ہمارا اور آپ کا مقابلہ ہوا اور اس مقابلے میں ہم نے اپنا سارا زور صرف کر دیا۔ مگر اس کے باوجود ہم گھٹتے چلے گئے۔ اور آپ بڑھتے چلے گئے ہم ہارتے چلے گئے اور آپ جیتتے چلے گئے۔ اگر ہمارے بتوں میں کچھ بھی طاقت ہوتی تو کیا یہ ہو سکتا تھا کہ آپ ہمارے مقابلے میں جیت جاتے۔ آپ کا ہمارے مقابلے میں اکیلے ہوتے ہوئے جیت جانا ثبوت ہے اس بات کا کہ ہمارے بت بالکل بے کار ہیں۔ اور خدائے واحد کی ہی اس دنیا پر حکومت ہے۔ جس نے آپ کی مدد کی اور ہم سب کو آپ کے مقابلہ میں شکست دی رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہندہ ہے۔ ہندہ بھی جانتی تھی کہ اسلام کی حکومت صرف مجھ پر ہی نہیں بلکہ خود محمد رسول اللہ ﷺ پر بھی ہے۔ اس نے کہا کہ ہاں ہندہ ہوں مگر مسلمان ہندہ۔ اب آپ کا وہ زور مجھ پر نہیں چل سکتا جو پہلے چل سکتا تھا۔ کیونکہ اسلام سب گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

تو الٰہی مدد کا ہونا ثبوت ہوتا ہے اس بات کا کہ وہ شخص راست باز ہے۔ اور الٰہی مدد کا ثبوت یہ ہوتا ہے کہ باوجود دنیوی مخالفت کے ایک قوم بڑھتی چلی جاتی ہے اور کوئی روک اس کی ترقی میں حائل نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ خدا تعالیٰ مومن قوم کی پشت پر آ جاتا ہے اور اس کے سایہ یعنی تصرف کو لمبا کر دیتا ہے۔ اور اگر وہ ایسا نہ کرتا تو سایہ ایک جگہ ٹکا رہتا یعنی مومن دنیا میں کوئی ترقی نہ کرتے پھر جس طرح سورج کے مقام کو دیکھ کر پتہ لگ سکتا ہے کہ سایہ کدھر جائے گا اسی طرح خدا تعالیٰ کی تائیدات کو دیکھ کر یہ پتہ لگایا جا سکتا ہے کہ کون سی قوم ترقی کرے گی۔ ہاں یہ الٰہی مدد ہمیشہ ایک سی نہیں رہتی۔ ایک مدت کے بعد جب قوم خراب ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی پشت پناہی چھوڑ دیتا ہے اور وہ سایہ غائب ہو جاتا ہے۔

یاد رکھئے

○ 1841ء۔ حضرت مولانا نور الدین صاحب بھیرہ ضلع شاہ پور کے محلہ معماراں میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد صاحب کا نام غلام رسول اور والدہ صاحبہ کا نام نور بخت تھا۔

○ بچپن میں والدہ محترمہ سے کلام الٰہی پڑھا۔ فقہ کی چند کتب پنجابی میں پڑھیں۔ مدرسہ میں ابتدائی تعلیم۔

○ 1853ء۔ اپنے بڑے بھائی سلطان احمد کے پاس لاہور آ گئے۔ آپ کو خناق کا مرض ہو گیا۔ منشی محمد قاسم صاحب سے فارسی کی تعلیم پائی۔

○ 1855ء۔ بھیرہ کو واپسی عربی اور فارسی کی تعلیم کا حصول۔

○ 1857ء۔ دل میں کلام الٰہی کی الفت و محبت کا پیدا ہونا۔ ترجمہ کلام الٰہی کی طرف رغبت۔

○ 1858ء۔ راولپنڈی کے نارمل سکول میں داخلہ اور کامیابی۔ 4 سال تک ورنیکلر مڈل سکول پنڈ دادنخان کے ہیڈ ماسٹر رہے۔ ملازمت کے بعد ایک سال تک سفر و حضر میں مولوی احمد الدین صاحب بگوی سے عربی کی تعلیم پائی۔ تین ساتھیوں کے ہمراہ سفر رامپور' مراد آباد اور لکھنؤ۔ کئی اساتذہ سے استفادہ کیا۔

○ 1864ء۔ سفر میرٹھ' دہلی۔ بھوپال۔

○ 1870ء۔ ہندوستان کو واپسی۔ دلی میں مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی کے درس میں شمولیت۔

○ 1871ء۔ آبائی وطن بھیرہ میں آمد۔ علماء کی طرف سے شدید مخالفت۔ قتل کی کوششیں۔ آپ کی پہلی شادی محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ بنت مفتی شیخ مکرم صاحب قریشی عثمانی سے ہوئی۔ بھیرہ میں درس و تدریس اور مطب کا آغاز۔ آپ کے بڑے بھائی مولوی سلطان احمد صاحب کا انتقال۔

○ 1874ء۔ آپ کی بیٹی حفصہ کی ولادت۔

○ یکم جنوری 1877ء۔ وائسرائے ہند لارڈ لٹن کے دربار میں دہلی میں شمولیت۔ بھوپال میں چند ماہ تک ملازمت اور بھیرہ کو واپسی۔

○ آخر 1877ء۔ ریاست جموں و کشمیر میں ملازمت کا آغاز۔

○ 1879ء۔ کشمیر میں ہیضہ کی وبا کے دوران زبردست طبی خدمات دعوت الی اللہ کی وسیع سرگرمیاں۔ جموں میں درس کلام الٰہی۔

○ 1881ء۔ کشمیر میں ایک ماہ کے سفر کے دوران چودہ پارے حفظ کر لئے۔ بقیہ بعد میں حفظ کئے۔

○ 1882ء۔ براہین احمدیہ یا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے اشتہارات دیکھ کر پہلا غائبانہ تعارف۔

○ 1885ء۔ حضرت مولانا نور الدین صاحب کی قادیان میں پہلی بار آمد اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے شرف ملاقات۔ اسی سال حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سے دوبارہ ملاقات اور حضرت صاحب کا ارشاد کہ عیسائیت کے مقابل پر ایک کتاب لکھیں۔

○ 1886ء۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی تصنیف "سرمہ چشم آریہ" کی سو جلدیں خرید کر مفت تقسیم کیں۔ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی آپ کی شاگردی میں آئے۔

○ جون 1887ء۔ "نور افشاں" میں پادری تھامس ہاول کے "شحنہ حق" پر اعتراضات کے جواب میں ایک زبردست مضمون تحریر فرمایا۔

○ 1887ء۔ سر سید احمد خاں کی قائم کردہ آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کی معاونت۔

○ 7۔ جنوری 1888ء۔ حضرت مولوی صاحب کی بیماری کی وجہ سے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ عیادت کی خاطر جموں تشریف لے گئے۔ مختلف زبانوں کے علماء تیار کر کے خدمات دینیہ بجا لانے کا منصوبہ۔

○ 1888ء۔ اشاعت تصنیف "فصل الخطاب لمقدمہ اہل الکتاب۔" حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے نام وہ تاریخی خط جو "فتح (-)" میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے درج فرمایا۔ مہاراجہ کشمیر کی ملازمت سے استعفیٰ دینے کا پروگرام مگر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے منع فرما دیا۔

○ 1888ء۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب آپ کی شاگردی میں آئے۔

○ مارچ 1889ء۔ حضرت مولوی صاحب کا عقد ثانی حضرت صغریٰ بیگم صاحبہ بنت حضرت منشی احمد جان صاحب کے ساتھ۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ بھی برات کے ساتھ لدھیانہ تشریف لائے۔

○ 23۔ مارچ 1889ء۔ لدھیانہ میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے دست مبارک پر بیعت کر کے اول المبایعین ہونے کا شرف حاصل کیا۔

○ مئی 1889ء۔ حضرت مولوی صاحب کی والدہ ماجدہ کی وفات۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی

خاموش علماء

ہندی کا ذکر ہوا تو مہاشہ فضل حسین صاحب کا چہرہ آنکھوں کے سامنے پھرنے لگا۔ مہاشہ فضل حسین صاحب کو جس زمانہ میں ہم نے دیکھا اس زمانہ میں ان پر فالج کا حملہ ہو چکا تھا۔ دائیں ہاتھ پر فالج کا اثر تھا۔ چلنے میں بھی دقت ہوتی تھی مگر اپنے کام میں مگن رہتے تھے۔ سلسلہ کی بہت سی مفید کتابیں انہی کی چھاپی ہوئی ہیں۔ بہت احتیاط سے مواد اکٹھا کرتے' مرتب کرتے اور چھاپتے تھے۔ ربوہ کے وسط والی پہاڑی میں پرانے اڈہ کے بالمقابل عین پہاڑی کے دامن میں ان کا مکان تھا۔ گرمیوں میں ربوہ کا یہ حصہ آگ کا ٹکڑا بن جاتا تھا مگر مہاشہ فضل حسین کو ہم نے اس گرم مکان میں ٹھنڈے دل سے کام کرتے دیکھا ہے۔ ایک بار کسی مسودہ کے سلسلہ میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے حکم پر ان کے ہاں جانے کا اتفاق ہوا تھا۔ ہم نے ان کے خلوص اور محنت کی داد دی۔ کئی بار ایسا ہوا کہ چلنے کی دشواری کے باوجود مہاشہ صاحب حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی خدمت میں تشریف لائے۔ حضرت میاں صاحب ان کا بہت خیال رکھتے تھے۔ مہاشہ صاحب بھی ہندی کے عالم تھے۔ مگر ہمیں ان کی ہندی سے مستفید ہونے کا کوئی موقعہ نہیں ملا۔ مہاشہ محمد عمر صاحب بھی ہندی کے ودوان تھے ان کا بیٹا ہمارا کلاس فیلو تھا ایک آدھ بار ان کے ہاں حاضر ہونے کا موقعہ بھی ملا مگر مہاشہ صاحب ربوہ سے باہر تھے۔

فارسی ہمارے سلسلہ کی روایت کا ایک لازمی جزو ہے۔ حضرت بانی سلسلہ کے کلام کا ایک معتد بہ حصہ فارسی میں ہے اور اپنی شستگی و رفتگی کی وجہ سے اساتذہ کے کلام سے لگا کھاتا ہے اس لئے ہم احمدی فارسی کی شعری روایت سے قطع تعلق نہیں کرسکتے۔ ہمارے فارسی شعراء میں سے بسمل صاحب کا ذکر ہندوستان کے فارسی گو شعراء کے تذکروں میں بڑے احترام سے کیا گیا ہے۔ ابھی شیخ محمد احمد مظہر صاحب کا حال ہی میں انتقال ہوا ہے ان کی فارسی نظمیں سلسلہ کے ادبی سرمائے کا بیش بہا حصہ ہیں! فارسی کی طرف کما حقہ' توجہ دینی بہت ضروری ہے ورنہ ہمارے علم کلام کا کثیر حصہ لوگوں کی نگاہ سے اوجھل رہ جانے کا خدشہ ہے۔ ہمیں تو یونہی لگتا ہے ہمارے ہاں فارسی جاننے والے بہت ہی کم رہ گئے ہیں۔ اس طرف توجہ کرنا خدام الاحمدیہ کا فرض بنتا ہے ایک بار ہمارے گھر کے سالانہ مشاعرہ پر ہمارا ایک شاگرد عزیزی طاہر' ایک بزرگ کو ساتھ لوالایا۔ کہنے لگا میرے نانا ہیں۔ پنڈی میں رہتے ہیں۔ فارسی میں شعر کہتے ہیں۔ تعارف پر معلوم ہوا ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب خاکی ہیں۔ خاکی صاحب کا فارسی کلام سلسلہ کے جرائد میں دیکھ رکھا تھا۔ ان سے پہلی بار ملاقات کرکے بہت خوشی ہوئی۔ بزرگ آدمی تھے۔ فارسی پر خوب عبور تھا۔ شعر بھی نہایت سادہ سادہ کہتے تھے۔ ہمارے مشاعرہ کی رونق کو چار چاند لگ گئے۔

ربوہ سے بات نکل کر پنڈی پہنچ گئی تو لاہور کے دو تین خاموش عالموں کا ذکر بھی ناگزیر ہے۔ اپنے شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی اور شیخ عبدالقادر صاحب بائبل سکالر۔ شیخ صاحب حالی کے ہم وطن ہی نہیں حالی کے شاگرد بھی تھے مگر شعر نہیں کہتے تھے۔ لاہور کی ادبی دنیا میں ان کا اور ان کے بیٹے محمد احمد پانی پتی دونوں کے نام نہایت وقیع نام تھے۔ نقوش والوں نے جو اتنے ضخیم نمبر ادب پر شائع کر رکھے ہیں ان کی ترتیب میں مکرم شیخ صاحب کی معاونت بھی شامل ہے۔ شیخ صاحب سے تعارف ان کے بیٹے برادرم مبارک محمود پانی پتی کی وساطت سے ہوا۔ کئی بار لاہور جانا ہوتا تو ان کے ہاں رام گلی نمبر 4 میں قیام کا موقعہ ملتا۔ قبلہ شیخ صاحب سے گھر میں تو کبھی کبھار ہی ملاقات ہوتی کیونکہ آپ علی الصبح اپنی ادبی فتوحات پر نکل جاتے تھے۔ ہاتھ میں کپڑے کا ایک تھیلہ رکھتے تھے جس میں کتابیں' مسودے اور پتہ نہیں کیا کیا الابلا بھرا رہتا۔ سر پر پھندنے والی سرخ ٹوپی پہنتے۔ پاؤں میں گرد آلود جوتا۔ بر میں شیروانی۔ شیخ صاحب بہت تیز تیز بولتے تھے ان کی باتوں کو سمجھنے کے لئے خاص مشق کرنا پڑتی تھی ورنہ یونہی لگتا تھا الفاظ ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے ان کے ہونٹوں سے نکل رہے ہیں۔ ہمیں سالک صاحب کی بات یاد آتی ہے۔ سالک صاحب نے حسرت موہانی کے بارہ میں لکھا کہ "ان سے پہلی بار ملنا ہوا تو میں بھونچکا رہ گیا۔ یا اللہ! ایسے ہوتے ہیں ہیں حسرت موہانی"؟ بس شیخ صاحب کو دیکھ کر بھی یہی احساس ہوتا تھا مگر صاحب کیا بلا کے عالم تھے۔ ان کا چھوٹا سا کتب خانہ تھا غالباً حالی بکڈپو اس کا نام تھا یا کچھ اور اب ٹھیک سے یاد نہیں۔ مبارک محمود پانی پتی نے ابا کی وفات کے بعد اس کو چلانے کی اپنی سی کوشش کی مگر کہاں؟ شیخ صاحب کی علمیت کہاں سے آتی؟ آج کل مبارک بھی بیچارا دل کے ہاتھوں پریشان ہے۔ دل کے ہاتھوں کس نے سکھ کا سانس لیا؟ اللہ اسے صحت دے۔ لاہور کی جماعت کا بڑا فعال آدمی ہے۔ (محترم شیخ مبارک محمود پانی پتی گزشتہ دنوں انتقال فرما گئے۔ ناقل)

شیخ صاحب کے بڑے صاحبزادے محمد احمد پانی پتی' عربی سے ترجمہ کرنے میں فرد تھے۔ دیکھتے دیکھتے اس نحیف و نزار اور بیمار شخص نے عربی ادب کی شاہکار کتابیں اردو میں منتقل کردیں اور ساری دنیا دیکھتی رہ گئی۔ پے در پے ان کے ترجمے شائع ہوئے تو دھوم مچ گئی۔ ہم نے پہلی بار محمد احمد پانی پتی کو دیکھا تو حیران رہ گئے۔ اتنا نحیف و نزار آدمی اور ذہن اتنا توانا! مگر وہی خوش درخشید و لے شعلہ مستعجل بود کا مضمون ہوا۔ محمد احمد پانی پتی جوانی ہی میں گزر گیا۔ جوان بیٹے کی وفات پر ہم نے بوڑھے باپ کو صبر کرتے دیکھا تو صبر جمیل کے معانی سمجھ میں آئے۔ اللہ تعالیٰ باپ بیٹے دونوں کے درجات بلند فرمائے۔

اور اب بائبل کے سکالر شیخ عبدالقادر محقق کا ذکر خیر! ہم اپنے شاگرد ڈاکٹر منیر احمد نذیر کے ہاں

باقی صفحہ 5 پر

○

بر میں مرے موہن بھی ہووے چاندنی راتاں بھی ہوں
عشوے بھی ہوں، غمزے بھی ہوں' رمزیں بھی ہوں' گھاتاں بھی ہوں
نظریں ادھر کو بھی ذری' دینے میں کیوں دیری کری
اکھیاں ملاؤ مدھ بھری اور دان خیراتاں بھی ہوں
چھب دور سے دکھلائے ہے پھر اوٹ میں ہو جائے ہے
جی بھر کے مکھڑا دیکھ لوں ایسی ملاقاتاں بھی ہوں
نینوں کے درپن میں دکھے' من کے گھروندے میں رہے
بد رنگ ہاتھوں میں مرے وہ سوہنے ہاتھاں بھی ہوں
سینہ تپے جو سوز سے تو نیر بھی جھر جھر بہیں
اگنی بھی ہو' شعلے بھی ہوں' میگھا بھی' برساتاں بھی ہوں
محفل سجائیں پیار کی کچھ تم کہو کچھ مَیں کہوں
کچھ چونچلے چھلیں بھی ہوں' کچھ راز کی باتاں بھی ہوں
اتنا نہ کھنچ ہم سے سجن' ٹوٹے نہ یہ آشا کا مَن
تھوڑی مداراتاں بھی ہوں تھوڑی عنایاتاں بھی ہوں
بس اپنے من' بس اپنے تن' بس اپنے دھن کی سوچ ہے
کیسے اسے دیکھے کوئی جو بیچ میں ذاتاں بھی ہوں
کس بات پر اِترائے ہے مالک کو بھولا جائے ہے
اے کاش بندے کو کبھی یاد اپنی اوقاتاں بھی ہوں
جینے کو بس وہی جیئے جو پریم کا مدھوا پیئے
مَن میں سجی ہو مورتی' لب پہ مناجاتاں بھی ہوں
کیوں نہ رقیبوں کو مرے پھر مجھ سے چوکھا بیر ہو
جب اس کنے جیتاں بھی ہوں اور اس کنے ماتاں بھی ہوں
اے اکبری! اے سروری! تجھ سے ہیں امیدیں بڑی
دامن کی ہو بخیہ گری اور اس میں سوغاتاں بھی ہوں
آنگن میں اترے چاندنی پھیلی ہوئی ہو روشنی
چندا براجے تخت پر تاروں کی باراتاں بھی ہوں

صاحبزادی امتہ القدوس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرارداد تعزیت بروفات محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب

مجلس افتاء جماعت احمدیہ کے مایہ ناز فرزند اور خادم انسانیت محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب کے انتقال پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتی ہے۔ محترم ڈاکٹر عبد السلام صاحب 1966ء سے مجلس افتاء کے اعزازی ممبر تھے۔

محترم ڈاکٹر صاحب کی ولادت آپ کے والد حضرت چوہدری محمد حسین صاحب کو دی جانے والی الٰہی بشارتوں کے تابع تھی۔ آپ ابتداء سے ہی تمام علمی میدانوں میں نمایاں کامیابی کے جھنڈے گاڑتے رہے۔ یہاں تک کہ فزکس میں عالمی سطح پر سب سے بڑا اعزاز حاصل کیا۔ اور علم و معرفت میں جماعت احمدیہ کے افراد کے کمال حاصل کرنے کی خدائی خبر پورا کرنے کے مصداق بنے۔

آپ ان تمام اعزازات اور غیر معمولی شہرت و عظمت کے باوجود بہت ہی منکسر المزاج وجود تھے۔ اور جماعت اور انسانیت کی خدمت کے لئے ہمہ تن وقف تھے۔

حضرت امام جماعت الرابع نے 22۔ نومبر 1996ء کے خطبہ میں آپ کی خوبیوں پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ آپ کی وفات قومی بلکہ عالمی سانحہ ہے۔ مگر ہم اپنے رب کی رضا پر راضی ہیں۔

مجلس افتاء حضرت امام جماعت الرابع اور ڈاکٹر صاحب کے پسماندگان سے قلبی تعزیت کرتی ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کی پاک روح پر بے شمار برکتیں نازل فرمائے۔ آپ کے لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ اور آپ جیسی خوبیاں رکھنے والے افراد جماعت کو کثرت سے عطا فرمائے۔ آمین۔

والسلام

ہم ہیں ممبران مجلس افتاء۔ ربوہ

OOO

قرارداد تعزیت بروفات محترم ڈاکٹر مظفر احمد صاحب ظفر

مجلس افتاء مکرم برادر مظفر احمد صاحب ظفر نائب امیر امریکہ کی وفات پر دلی صدمہ کا اظہار کرتی ہے۔

محترم ڈاکٹر صاحب 1982ء سے مجلس افتاء کے اعزازی ممبر تھے۔ آپ بہت ہی مخلص اور فدائی وجود تھے۔ امامت احمدیہ کی محبت اور نظام جماعت کی اطاعت میں بلند مقام کے حامل تھے۔ مربیان سے تعاون غیر معمولی تھا۔ اپنے تمام فرائض نہایت درجہ ذمہ داری کے ساتھ بجا لاتے تھے اور ائمہ سلسلہ کا اعتماد آپ کو حاصل رہا۔ حضرت صاحب نے 22۔ نومبر 1996ء کے خطبہ میں آپ کا ذکر خیر فرمایا۔ ایسے ملک میں جہاں دنیاداری اور مادہ پرستی کا رجحان انتہا پر ہے وہاں حقیقی احمدیت کا نمونہ پیش کرنا یقیناً ایک قابل رشک اعزاز ہے۔

مجلس افتاء محترم ڈاکٹر مظفر احمد صاحب ظفر کی وفات پر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع جماعت احمدیہ امریکہ اور آپ کے لواحقین سے دلی تعزیت کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ محترم ڈاکٹر صاحب کو جوار رحمت میں جگہ دے اور بلند درجات عطا فرمائے اور آپ کے لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

والسلام

ہم ہیں ممبران مجلس افتاء۔ ربوہ

OOO

بقیہ صفحہ 4

بیٹھے تھے کہ شیخ صاحب اندر سے تشریف لائے۔ منیر نے بتایا میرے ماموں ہیں۔ ہم شیخ صاحب کے علمی مرتبہ سے تو آشنا تھے مگر منیر کے ساتھ ان کے اس رشتہ کا علم نہیں تھا۔ شیخ صاحب نے بھی زیادہ شفقت کا سلوک کرنا شروع کر دیا۔ لاہور میں طالب علمی کے دوران جمعہ پر شیخ صاحب سے علیک سلیک ہو جاتی تھی وہ مانے ہوئے محقق تھے ہم ابھی طالب علمی کی منازل میں تھے مگر جب بھی کبھی ہمارا کوئی مضمون یا نظم کہیں اشاعت پذیر ہوتی شیخ صاحب ضرور ہمیں ڈھونڈ کر ملتے اور ذکر کرتے۔ لکھنے والے تھے اس لئے لکھنے والوں کی نفسیات سے واقف تھے۔ شیخ صاحب نے اپنے ذاتی ذوق شوق اور شغف سے بائبل کا علم حاصل کیا اور اس بارہ میں تنہا ان کی تحقیق اداروں کی تحقیق پر بھاری ہے۔ پیشہ کے لحاظ سے اکاؤنٹس کے آدمی تھے مگر علم کے لحاظ سے بائبل کے سکالر تھے۔ صحائف قمران پر آپ کی تحقیق شائع ہوئی تو دنیا میں تہلکہ برپا ہو گیا۔ ایک شخص نے ایک ایسی جگہ بیٹھ کر جو عیسائیت کے علوم کا مرکز بھی نہیں ایسا تحقیقی کام کر دکھایا ہے۔ اگر شیخ صاحب کی تحقیق کا کام انگریزی میں ہوتا تو بہت سی یونیورسٹیاں انہیں پی ایچ ڈی کی اعزازی ڈگریاں دیتیں مگر ہمارے ہاں ایسا کون کرتا ہے۔ شیخ صاحب کی موت سے ایسا خلاء پیدا ہو گیا ہے جسے بظاہر پر کرنا ممکن نہیں لگتا مگر خدائی جماعتوں کے رستے کبھی رکتے ہیں؟

OOO

> تمام احکام کی نسبت تقویٰ اور پرہیزگاری کے لئے بڑی تاکید ہے
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

منیر احمد قریشی

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

پاکستان بننے کے بعد کی نسل کو علم نہیں کہ ان کے بزرگوں کو پاکستان بنتے وقت کس قدر قربانیاں دینا پڑیں۔ ریڈ کلف کے اس واضح اعلان کے باوجود کہ مسلمانوں کی اکثریت والے علاقے پاکستان میں شامل ہوں گے مگر گورداسپور ضلع باوجود مسلمانوں کی اکثریت کے ہوتے ہوئے صرف اس لئے ہندوؤں کو دے دیا گیا۔ تاکہ ان کو کشمیر کے لئے ایک مصنوعی راستہ مہیا ہو جائے۔ اور اسی طرح جماعت احمدیہ کے مرکز قادیان کے لئے مصائب کا ایک طوفان کھڑا کر دیا گیا۔ اسی سلسلے میں حکام ضلع سے ملنے کے لئے جماعت احمدیہ کے اکابرین۔ جن میں سے سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب اور چوہدری فتح محمد سیال ایم۔اے مولانا احمد خان صاحب نسیم اور مولانا عبد العزیز صاحب فاضل بھامبڑی تھے گورداسپور روانہ ہوئے مگر ہندو حکام کے ناروا رویہ کے سبب انہیں کوئی کامیابی نہ ہوئی مگر واپسی پر ان کا راستہ ایک انڈین فورس کے دستہ نے روک لیا۔ اور وہ لوگ اس بات پر مصر تھے کہ یہ لوگ پاکستان کے جاسوس ہیں اور ان لوگوں کو ایک لائن میں کھڑا کر کے گولی مارنے کے لئے پوزیشنیں سنبھال لیں۔ اور اپنے افسران بالا کے حکم کا انتظار کرنے لگے۔ اس وقت مولانا عبد العزیز نے ساتھ کھڑے ہوئے چوہدری فتح محمد صاحب سیال کو اپنی اوٹ میں اس طرح لے لیا کہ پہلے گولی میرے پار ہو۔ مگر بعدہ نامعلوم کن وجوہات کی بنا پر انہوں نے ان سب کو جیل حکام کے حوالے کر دیا۔ اور بعد ازاں دونوں حکومتوں کے متفقہ فیصلے کے مطابق کہ سب سے پہلے قیدیوں کا تبادلہ ہو یہ سب لوگ سنٹرل جیل لاہور میں میرے پاس پہنچ گئے۔ اور جب میں نے جیل حکام کو یہ بتایا کہ ان میں ایک صاحب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ ہمارے انسپکٹر جنرل جیل خانہ جات سید حبیب اللہ شاہ صاحب کے حقیقی بھائی ہیں۔ تو انہوں نے ان سب کے لئے بہتر جگہ کا بندوبست کر کے اس عاجز کو ان کے آرام و آسائش کے لئے مقرر کر دیا گیا۔ میں نے فوراً ہی ضلع کچہری سے ضمانت نامے کے فارم مہیا کر کے ان کی خانہ پری کر کے جیل حکام کے حوالے کر دیئے۔ اور اسی طرح پر سنٹرل جیل لاہور سے سب سے پہلے ہمارے ان بزرگوں کی رہائی ہوئی میں یہاں پر مولانا عبد العزیز صاحب بھامبڑی سے درخواست کروں گا کہ وہ پاکستان کی اس نئی نسل کو یہ بتائیں کہ آپ لوگ کس طرح جگہ جگہ مقتل خانوں سے گزر کر اور اس آگ کے سمندر کو عبور کر کے پاکستان میں داخل ہوئے۔ اگر آپ نے تاریخ احمدیت کے اس گمشدہ باب سے پردہ نہ اٹھایا۔ اب جب کہ آپ ہی وہ واحد شخصیت رہ گئی ہیں۔ جو کہ اس پر روشنی ڈال سکتی ہیں۔ وگرنہ نئی نسل ہمیشہ کے لئے اس سے محروم ہو جائے گی۔

طب و صحت

جب کسی جگہ کسی خاص بیماری کے پھیلنے کا ذکر کیا جاتا ہے تو اگرچہ سب سے پہلے اسی جگہ پر توجہ دینے کی ضرورت ہوتی ہے لیکن چونکہ بیماریوں کے مختلف باعث ہوتے ہیں اور وہ باعث جہاں بھی پائے جائیں بیماریوں کا وارد ہونا یقینی ہو جاتا ہے۔ اس لئے اگر کسی نئی جگہ پر ایک خاص بیماری پیدا ہوتی ہے تو اس جیسے ماحول کی دوسری جگہوں کو بھی زیر مطالعہ لانا ضروری ہے۔

گزشتہ دنوں لاہور کے متعلق یہ کہا گیا تھا کہ وہاں کے سکول کے بچوں میں ہیپاٹائٹس۔اے۔ بیماری زیادہ پھیلتی جاتی ہے اور ضرورت اس بات کی ہے کہ محکمہ صحت اور میٹرو پولیٹن کارپوریشن اس سلسلے میں ضروری اقدامات کریں۔ یہ بات کالج اور جنرل پریکٹیشنرز کے چیئرمین ڈاکٹر ظفر اللہ ملک نے کہی ہے انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ جو لوگ سکولوں کے باہر کھانے والی چیزیں فروخت کرتے ہیں وہ بھی ہیپاٹائٹس۔اے۔ کے پھیلانے کا باعث ہوتے ہیں۔ انہوں نے لاہور کی کارپوریشن کے متعلق اس خیال کا اظہار کیا کہ وہ ہائی جین کی طرف پوری توجہ نہیں دے رہی۔

ڈاکٹر ملک نے کہا کہ کالج اور جنرل پریکٹیشنرز نے منصوبہ بنایا ہے کہ مختلف مقامات پر سیمینار سمپوزیم اور کانفرنسیں منعقد کی جائیں تاکہ لوگوں کو اس بات سے آگاہی دی جائے کہ بیماریاں کس طرح پھیلتی ہیں اور کون سی خطرناک اور متعدی بیماریاں ہیں جن سے بچنے کی انتہائی ضرورت ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ سترفی صد بیماریاں ایسی ہیں جن سے بچا جا سکتا ہے۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ صحت اور ہائی جین کے متعلق ابتدائی معلومات حاصل ہوں۔ انہوں نے کارپوریشن سے کہا کہ انہیں اس سلسلے میں ایک مہم چلانی چاہئے کہ جو ریڑھی والے ہیپاٹائٹس۔اے۔ فروخت کرنے کا باعث ہیں انہیں سکولوں سے پرے ہٹائیں۔

جیسا کہ ہم نے شروع میں کہا ہے ذکر تو لاہور کا ہے لیکن جہاں کہیں ایسے حالات پیدا ہوں اور ہمیں یقین ہے کہ ہر سکول کے باہر ریڑھی والے جو

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

بھارت کی طرف سے ایٹمی ہتھیار بنانے کا اعلان

بھارت کے وزیر خارجہ اندر کمار گجرال نے کہا ہے کہ اس بات کا قوی امکان ہے کہ بھارت جلد ہی ایٹمی ہتھیار تیار کرنے کا فیصلہ کرے گا۔ ریڈیو ماسکو نے بتایا ہے کہ بھارتی وزیر خارجہ نے یہ بیان بمبئی سے جاری کیا ہے۔

ایشین نیوز انٹرنیشنل کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے بھارتی وزیر خارجہ نے کہا کہ بھارت کی خارجہ پالیسی کی اولین ترجیح ملک کی اقتصادی حالت کو مضبوط بنانا اور دوسرے ممالک کے ساتھ اقتصادی تعلقات کو فروغ دینا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سرد جنگ کے دنوں میں بھارت سابق سوویت یونین سے دفاعی ہتھیار خرید اکرتا تھا۔ تاہم اب ہم دنیا کی کھلی مارکیٹ سے ہتھیار خرید رہے ہیں اور جہاں کہیں سے ہمیں بہتر ٹیکنالوجی اور بہتر ہتھیار میسر آئیں ہم خرید لیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کی حکومت علاقائی تعاون کو فروغ دینا چاہتی ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ بھارت کے بنگلہ دیش، وسطی ایشیا، جنوبی ایشیا اور جنوب مشرقی ایشیا کے ممالک کے ساتھ بہترین تعلقات ہیں۔

بھارتی وزیر خارجہ نے اپنے ملک کی طرف سے ایٹمی تجربات پر جامع پابندی کے معاہدے سی ٹی بی ٹی پر دستخط نہ کرنے کی پالیسی کا دفاع کرتے ہوئے کہا کہ چونکہ بھارت ایسے ممالک میں گھرا ہوا ہے جو ایٹمی ہتھیار رکھتے ہیں اس لئے بھارت کو ایٹمی میدان میں کھلی پالیسی پر عمل پیرا ہونا ضروری ہے انہوں نے الزام لگایا کہ پاکستان چین کے تعاون سے ایٹمی ہتھیار تیار کر رہا ہے۔ اس لئے بھارت ایٹمی میدان میں اپنے آپشن برقرار رکھے گا۔

مسٹر گجرال سے سوال کیا گیا کہ بھارت حال ہی میں اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی رکنیت حاصل کرنے میں ناکام رہا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ بھارت نے سی ٹی بی ٹی معاہدے پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا تھا اس لئے بھارت کو یہ قیمت چکانی پڑی کہ اس کو سلامتی کونسل کی رکنیت سے محروم رکھا گیا۔

OOO

ایران یورپ کے لئے خطرہ؟

اسرائیل نے الزام لگایا ہے کہ ایران روس کی مدد سے درمیانے فاصلے تک مار کرنے والے ایسے راکٹ تیار کرنا چاہتا ہے جس کے ذریعے مشرق وسطی کے پورے خطے کو نشانہ بنایا جا سکتا ہے۔ ایک اسرائیلی اخبار کی اطلاع کے مطابق ایران کی قیادت روس کے ساتھ ایسی ٹیکنالوجی کی منتقلی کے لئے خفیہ مذاکرات میں مصروف ہے۔ اس ٹیکنالوجی کے ذریعے دو ہزار کلومیٹر کے فاصلے تک مار کرنے والے راکٹ تیار کئے جا سکتے ہیں۔

ادھر تخفیف اسلحہ کے ایک جرمن پارلیمانی امور کے ماہر نے خبردار کیا ہے کہ یورپ کو اس وقت مشرق قریب اور مشرق وسطی میں عوامی تباہی کے ہتھیاروں کے باعث بڑھتے ہوئے خطرات کا سامنا ہے۔ جرمن پارلیمان میں اس ماہر نے کہا ہے کہ اس بارے میں سب سے بڑا خطرہ ایران ہے۔ جو درمیانی مدت میں ایٹمی ہتھیار بنا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایران کے پاس چار سو ٹن کیمیاوی ہتھیار اور دو ہزار کلومیٹر کے فاصلے تک مار کرنے والے میزائل موجود ہیں۔

OOO

افغانستان کی تقسیم کا خطرہ

روس کے افغانستان سے نکلنے کے بعد اب سات سال بیت چکے ہیں لیکن افغانستان کی خانہ جنگی کی آگ بدستور سلگ رہی ہے۔ افغانستان نے 10-11 سال تک روس کے خلاف جدوجہد کی۔ لگتا ہے کہ باہمی لڑائیاں اس عرصے کو پیچھے چھوڑ دیں گی۔

جب سے افغانستان میں "مجاہدین" نے ایک دوسرے کے خلاف لڑائی شروع کی ہے ابتدا ہی سے اس خطرے کا اظہار کیا جاتا رہا ہے کہ اس خانہ جنگی کے نتیجے میں افغانستان کئی ٹکڑوں میں تقسیم ہو جائے گا۔

ترکی ایران اور پاکستان نے گزشتہ روز استنبول میں وزرائے خارجہ کے ایک مشترکہ اجلاس میں افغانستان کے متحارب فریقوں سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ فوری طور پر جنگ بندی کر دیں۔ اور مسئلہ کا حل تلاش کریں۔ اجلاس کے بعد اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے ترکی کے اسلام پسند وزیر اعظم مسٹر نجم الدین اربکان نے کہا کہ افغان گروپ جنگ کی بجائے بات چیت کا راستہ اختیار کریں۔ انہوں نے کہا کہ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ کوئی ایسا لائحہ عمل وضع کر لیا جائے کہ جس سے جنگ بند ہو جائے۔ انہوں نے کہا کہ اگر جنگ بند نہ ہوئی تو خدشہ ہے کہ افغانستان کئی ٹکڑوں میں بٹ جائے گا۔ اور یہ بات علاقائی سلامتی کے لئے خطرناک ہوگی۔

جس وقت یہ جلاس ہو رہا تھا اس وقت کابل پر طالبان مخالف اتحاد کے طیارے بمباری کر رہے تھے۔ ان طیاروں نے کابل پر متعدد بم برسائے۔

افغانستان میں خانہ جنگی شروع ہونے کے بعد سے اقوام متحدہ کے ایلچی اور پاکستان کے نمائندے کئی بار بات چیت شروع کرانے کی کوششیں کر چکے ہیں۔ کئی بار جنگ بندی اور مذاکرات پر اتفاق بھی کر لیا گیا تھا۔ لیکن ہر بار یہ کوششیں ناکام ہوتی رہیں۔ اور اب تو بین الاقوامی مبصرین اس نتیجہ پر پہنچ چکے ہیں کہ افغانستان کے متحارب گروپ ایک میز پر نہیں بیٹھ سکتے اور اس کا فیصلہ میدان جنگ میں ہی ہوگا۔ دراصل افغانستان میں کئی ممالک اپنی حکومت بنوانے کی تگ و دو میں ہیں۔ اس کوشش میں وہ اپنے اپنے پسندیدہ گروپوں کو ہتھیاروں کی فراہمی جاری رکھتے ہیں۔ جب تک یہ ممالک اسلحہ کی فراہمی بند نہیں کرتے افغانستان میں خانہ جنگی ختم ہونے کا کوئی امکان نہیں ہے۔

OOO

پاکستان کے بارے میں اقوام متحدہ کی رپورٹ

نگران وزیر اعظم ملک معراج خالد نے کہا ہے کہ اس وقت پاکستان نظریاتی بنیادوں پر قائم نہیں ہے اور اس بات کا خطرہ درپیش ہے کہ آئندہ بیس سال میں اس کے حصے بخرے ہو جائیں گے۔ اقوام متحدہ کی ایک حالیہ رپورٹ کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پاکستان دو دہائیوں میں ٹکڑوں میں بٹ جائے گا۔ نگران وزیر اعظم موصوف نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ پاکستان کو ایسا لیڈر عطا کرے جو لوگوں میں پاکستان کے سلسلے میں ایسی روح پھونک دے کہ یہ ملک ویسا بن جائے جیسا اس کے قائم کرنے والوں کا ارادہ تھا۔ ملک معراج خالد پنجاب کے وزیر قانون کی ایک کتاب کی رونمائی کی تقریب کے موقعہ پر تقریر کر رہے تھے۔ کتاب کا موضوع "ولایت فکر امام خمینی اور ایران کا انقلاب" تھا۔ گزشتہ ہفتہ کے روز اس کی رونمائی کی گئی۔ نگران وزیر اعظم نے کہا کہ جس طرح اقتدار پر رہنے والے لوگوں نے عوام الناس کو ان کے حقوق سے محروم کیا ہے تاکہ وہ اپنے مفادات کو بڑھاوا دے سکیں اور انسانی حقوق کو جس طرح پامال کیا ہے کہ لوگ ان کے غلام نظر آنے لگیں اس سے یہی اندازہ ہوتا ہے کہ ہم نے پاکستان کی نظریاتی سرحدوں کو چھوڑ دیا ہے۔ باوجود اس کے کہ جغرافیائی طور پر یہ ملک قائم ہے۔

اقوام متحدہ کی رپورٹ کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہمارے مستقبل کے متعلق بہت سے خدشات سے پر باتیں کہی گئی ہیں۔ سب سے بڑی بات تو یہ کہی گئی ہے کہ پاکستان کے ٹکڑے ہو جانے کا امکان ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج کل کے حالات میں سب سے ضروری یہ ہے کہ تیرہ کروڑ افراد کو ان لوگوں کے خلاف بغاوت کر دینی چاہئے۔ جنہوں نے ان کے حقوق غصب کئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ماوزے تنگ کے الفاظ میں ایسا کرنا انہیں زیب دیتا ہے۔ ایران اور پاکستان کے نظام حکومت کا مقابلہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ دونوں ملک اسلامی نظریے کے حامل ہیں لیکن دونوں ایک دوسرے سے انتہائی طور پر بعد رکھتے ہیں گویا ایک شمال میں ہے اور دوسرا جنوب میں کیونکہ یہ خدائی پیغام کو مختلف طریقوں پر لوگوں میں پھیلاتے اور اس پر عمل کرتے ہیں۔ پاکستان میں یکے بعد دیگرے آنے والے حکمرانوں نے بہت سی سچائیوں کا انکار کیا ہے جس کی وجہ سے ان کے اعمال اور اقوال میں تضاد پیدا ہوتا ہے۔ ملک معراج خالد نے ایرانی انقلاب کی تعریف کی اور کہا کہ یہ سب سے بڑی بغاوت کہلا سکتی ہے جو عوام الناس نے ان لوگوں کے خلاف کی جنہوں نے ان کے حقوق غصب کئے تھے۔

نگران وزیر اعظم کے مالیات منصوبہ بندی اور اقتصادی امور کے مشیر مسٹر شاہد جاوید برکی ہفتہ کے روز چین کے لئے روانہ ہو گئے۔ وہ دونوں ممالک میں تعلقات کو زیادہ مضبوط بنانے کے لئے گفت و شنید کریں گے۔ ذرائع نے بتایا ہے کہ مسٹر برکی کی کوشش یہ ہو گی کہ وہ دونوں ملکوں میں تعاون کو اس طرح بڑھائیں کہ تجارت کو بڑھاوا مل سکے۔ یہ دورہ دراصل نگران حکومت کے اس منصوبے کا ایک حصہ ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ دنیا کے مختلف اہم ممالک سے روابط کو بڑھایا جائے۔ مالیات کے مشیر چینی حکام کو ان اقدامات کے متعلق بتائیں گے جو عبوری حکومت نے پاکستان کی اقتصادیات کو مضبوط کرنے کے لئے کئے ہیں پاکستان چاہتا ہے کہ جاپان امریکہ اور چین کو اپنی اقتصادی پالیسیوں سے آگاہ رکھے نہ صرف اس لئے کہ ان کا تعاون حاصل کر سکے بلکہ اس لئے بھی کہ اقتصادی امور میں دونوں ایک دوسرے کو پہلے سے زیادہ بہتر سمجھنے لگیں۔ چین چونکہ ایک بہت دوستانہ ہمسایہ ہے اس لئے اسے اپنے حالات سے مطلع رکھنا نہایت ضروری سمجھا گیا ہے۔ اور پاکستان کی نگران حکومت نے چین کے ساتھ اپنی اقتصادی پالیسیوں کا ذکر کرنا ضروری سمجھا ہے امید کی جاتی ہے کہ شاہد جاوید برکی کے دورے سے ان دو دوست ملکوں کے حالات پہلے سے بھی زیادہ بہتر ہو جائیں گے یہ ایک دوسرے کے زیادہ قریب آ کر ایک دوسرے کے لئے مفید ثابت ہوں گے۔

OOO

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

ہفتہ 11- جنوری 1996ء

12-00	رات- جرمن پروگرام-
1-00	اردو کلاس-(نیا)-
2-00	طبی معاملات- از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب
2-30	ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اردو بولنے والے احباب کے ساتھ (دوبارہ)
3-00	خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بیت الفضل لندن یو کے 97-1-10 (دوبارہ)
4-55	اگلی شفٹ کے پروگرام
5-00	تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30	چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-(دوبارہ)-
6-00	لقاء مع العرب-(دوبارہ)-
7-00	بیت بازی ناصرات الاحمدیہ دار الرحمت بمقابلہ دار الصدر (دوبارہ)-
8-00	(صبح) اردو کلاس (دوبارہ)-
9-00	ورائٹی تقریر از مولانا محمد اعظم اکسیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

10-00 ملاقات حضرت حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اردو بولنے احباب کے ساتھ (دوبارہ)
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-(دوبارہ)۔
12-00 (دوپہر) خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ بیت الفضل-لندن-یو-کے 97-1-10 (دوبارہ)
1-00 طبی معاملات از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب
1-45 لقاء مع العرب-(دوبارہ)۔
2-50 اردو کلاس (دوبارہ)۔
3-50 بنگلہ پروگرام۔
4-30 لائیو درس کلام الٰہی از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بیت الفضل لندن یو کے
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
5-30 چلڈرنز پروگرام
6-30 مجلس سوال و جواب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- سویڈن کے مہمانوں کے ساتھ 96-12-2
8-30 (رات) ہمارے دوستوں سے ملئے
9-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
10-00 عربی پروگرام۔ تشریح کلام الٰہی
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔

بقیہ صفحہ 1

بھی نظر رکھیں کہ ان کے اندر بھی خدا تعالیٰ نے مالی قربانی کی تحریک پیدا کی ہے کہ نہیں۔ اگر نہیں تو ان کو سمجھائیں پیار کے ساتھ، ان کو کہیں کہ یہی وقت ہے آج یہ عہد کر لو کہ گھر میں پیسے لانے سے پہلے لازماً خدا کا حصہ نکالو گے۔ وہ نکالنا شروع کر دو آج تمہارے لئے زیادہ آسان ہے کیونکہ ابھی آغاز میں تھوڑے پیسے ملتے ہیں۔ اگر تھوڑے پیسے دینے لگو گے تو پھر بڑوں کی بھی توفیق ملے گی۔ اگر بڑی رقموں کی توفیق ملے تو لذتیں بھی خدا تمہاری بڑھائے گا اور پھر ایسا چسکا پڑ جائے گا کہ قربانی نہ دینا عذاب ہو جائے گا، قربانی دینا چٹی نہیں بنے گا۔ پس پیار اور محبت کے ساتھ ان نسلوں کی بھی تربیت کریں تاکہ خدا تعالیٰ دین کی بڑھتی ہوئی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے ان کی نسلوں کو بھی توفیق عطا فرمائے اور یہی پیغام یہ پھر آئندہ نسلوں میں بھی منتقل کرتے رہیں۔ تو اس پیغام کے ساتھ جو اس گزرے ہوئے سال کی ذمہ داریوں سے تعلق رکھتا ہے اب میں اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔

(از خطبہ 29 دسمبر 1995ء)

بقیہ صفحہ 5

کھانے پینے کی چیزیں بیچتے ہیں وہ ہیپاٹائٹس اے کا باعث بنتی ہیں۔ اس لئے ہر جگہ یہ مہم چلانے کی ضرورت ہے کہ یا تو ریڑھی والوں کو سکولوں کے نزدیک کھڑے نہ ہونے دیا جائے یا ان کی چیزوں کو اس طرح ڈھانپ رکھنے کا اس طرح انتظام کیا جائے کہ وہ صحت کے لئے مضر ثابت نہ ہوں۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترمہ شمیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم محمد یاسین صاحب سکنہ ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ کو مورخہ 21- دسمبر 1996ء کو دائیں جانب فالج کا شدید حملہ ہوا ہے کمزوری اور ضعف بہت ہے احباب سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم ملک لطیف احمد سرور صاحب زعیم انصار اللہ شیخوپورہ کی ہمشیرہ صاحبہ شوگر کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم سید تنویر احمد شاہ صاحب سابق ڈسپنسر فضل عمر ہسپتال ربوہ ابن مکرم سید علی احمد شاہ صاحب انبالوی (وفات یافتہ) 7/3 دار العلوم غربی ربوہ مورخہ 97-1-7 حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئے ان کا جنازہ مکرم پروفیسر محمد اسلم صاحب صابر نے بیت المہدی میں بعد مغرب پڑھایا۔ ان کی عمر 62 سال تھی۔ تدفین کے بعد مکرم حافظ عبد الحلیم صاحب مربی سلسلہ دار العلوم غربی ربوہ نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے اور اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔

ضرورت انسپکٹران مال آمد

○ نظارت مال آمد کو انسپکٹران مال کی ضرورت ہے۔ جس کے لئے کم از کم تعلیمی قابلیت میٹرک سیکنڈ ڈویژن پاس ہونا لازمی ہے دینی معلومات اور حساب کتاب میں دلچسپی ہونی چاہئے۔ لہٰذا خواہش مند احباب اپنی جماعت کے امیر/صدر کی سفارش نیز تعلیمی قابلیت کی مصدقہ نقول کے ساتھ درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوائیں۔ درخواتیں مورخہ 97-1-20 تک آجانی چاہئیں۔

(نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ پاکستان- ربوہ ضلع جھنگ)

وقف جدید کا نیا سال مبارک

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے خدا تعالیٰ کے فضل سے 27- دسمبر 96ء کے نہایت ایمان افروز اور تاریخ ساز خطبہ کے ذریعہ وقف جدید کے اکتالیسویں نئے سال کا اعلان فرما دیا ہے۔ لہٰذا پیارے آقا کے ان تازہ ارشادات کی روشنی میں تمام زعماء کرام مجالس انصار اللہ پاکستان 1997ء کے نئے سال کے لئے وقف جدید کے وعدہ جات حاصل کر کے زیادہ سے زیادہ 31- جنوری 97ء تک مرکز کو آگاہ کر دیں۔

تاکید ہے کہ یہ وعدہ جات، خدا تعالیٰ کے فضلوں، ان گنت فضلوں کے شکرانہ کا حق ادا کرنے کی سعادت کے حامل ہونے چاہئیں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ تمام انصار اور تمام احباب جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کو اس ضمن میں اپنی ذمہ داریاں سمجھنے اور ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(قائد وقف جدید- مجلس انصار اللہ- پاکستان)

نصاب مرکزی امتحان سہ ماہی اول جنوری تا مارچ 1997ء مجلس انصار اللہ پاکستان

○ 1- ترجمہ کلام الٰہی پ نمبر 14 نصف آخر
2- کتاب- "سراج منیر" از روحانی خزائن جلد نمبر 12
3- نماز باترجمہ

جملہ ناظمین اضلاع و زعماء اعلیٰ انصار اللہ سے درخواست ہے کہ سہ ماہی اول کے مرکزی امتحان کے نصاب سے انصار کو فوری طور پر مطلع کریں اور امتحان کی تیاری شروع کروادیں۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ- پاکستان)

اہم اعلان

○ وہ طلباء و طالبات جو امسال پنجاب یونیورسٹی لاہور کے تحت ایم۔اے پرائیویٹ کا امتحان دینا چاہتے ہیں ان کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ امسال سے پرائیویٹ طلبہ بھی وہی نصاب اور کورسز پڑھیں گے جو ریگولر طلبہ پڑھتے ہیں جس میں پارٹ I اور پارٹ II کا علیحدہ علیحدہ نصاب ہے۔ یہ امتحان اکتوبر 1997ء میں متوقع ہے اور سنگل فیس 600 روپے کے ساتھ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 97-6-1 ہے۔

○ وزارت تعلیم حکومت پاکستان نے بیرون ملک اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے خواہش مند احباب سے کلچرل سکالر شپ اور ٹیکنیکل Assistance پروگرام کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ درخواست دہندہ کا کم از کم 3 سال کسی تعلیمی ادارے/ ریسرچ ارگنائزیشن میں کام کیا ہونا ضروری ہے۔ عمر کی حد 35 سال ہے۔

درخواست دہندگان 6- جنوری 97ء کے ڈان میں بتائے گئے فارمیٹ (Format) کے مطابق درخواستیں ہمراہ تعلیمی اسناد۔ تفصیلی مارک شیٹ۔ کام کرنے کا سرٹیفکیٹ وغیرہ کے ساتھ مورخہ 31- جنوری 1997ء تک مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کریں۔

اسسٹنٹ ایجوکیشنل ایڈوائزر
کمرہ نمبر 227- بلاک- ڈی
پاک سیکرٹریٹ اسلام آباد

(نظارت تعلیم)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

اتوار 12- جنوری 1996ء

12-00 رات- جرمن پروگرام۔
1-00 اردو کلاس (نیا)۔
2-00 درس کلام الٰہی- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-(دوبارہ)۔
2-30 تعلیم دین حق- روحانی خزائن۔
4-00 چینی زبان سیکھئے۔
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
5-30 چلڈرنز رائٹی۔
6-00 لقاء مع العرب
7-00 ہمارے دوستوں سے ملئے۔
8-00 (صبح) اردو کلاس (دوبارہ)۔
9-00 چینی زبان سیکھئے۔
9-30 حکایات شیریں۔
10-00 بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ 97-1-11 (دوبارہ)۔
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
11-30 چلڈرنز رائٹی۔
12-00 دوپہر سرائیکی پروگرام۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (95-3-19)
1-00 تعلیم دین حق- روحانی خزائن۔
1-45 لقاء مع العرب-(دوبارہ)۔
2-50 اردو کلاس-(دوبارہ)۔
3-50 بنگلہ پروگرام۔
4-30 لائیو- درس کلام الٰہی- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- بیت الفضل لندن-یو-کے۔
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
5-30 چلڈرنز پروگرام۔
6-30 (رات) مجلس سوال و جواب- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- ناصر باغ گوٹن برگ- سویڈن۔
8-30 اراؤنڈ دی گلوب- نمائش لجنہ پاکستان۔
9-00 لقاء مع العرب۔
10-00 البانین پروگرام۔
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر- تقریری مقابلہ ناصرات الاحمدیہ۔

○○○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 9 - جنوری-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 5 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 20 درجے سنٹی گریڈ

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس سید سجاد علی شاہ نے کہا ہے فرد واحد کو آئینی ترمیم کا لائسنس نہیں دیا جا سکتا۔ سپریم کورٹ نے جنرل ضیاء کو اتنی طاقت کیوں دی؟ ترمیم کا حق کسی فرد واحد کو دینے کا کوئی جواز نہ تھا۔ عدالت نے مارشل لاء کو جائز قرار دیا تھا تو کوئی نظام الاوقات طے کرتی۔ فاضل چیف جسٹس نے یہ ریمارکس 8ویں ترمیم کے کیس کی سماعت کے دوران دیئے۔ فاضل چیف جسٹس نے یہ بھی کہا کہ آئین میں یہ نہیں تھا کہ آرمی چیف تمام اختیارات سنبھال لے۔ فاضل چیف جسٹس نے کہا کہ جنرل ضیاء کو سپریم کورٹ سے آئینی ترمیم کا اختیار نہیں ملنا چاہئے تھا۔ اگر چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر نے غلطی کی تھی تو عدالت کو چاہئے تھا کہ وہ صرف نظر نہ کرتی۔ صدر کے وکیل خالد انور نے چیف جسٹس کے ریمارکس سے اتفاق کیا۔

○ سپریم کورٹ نے نگران وزیراعظم ملک معراج خالد اور وزیراعظم کے اقتصادی امور کے مشیر مسٹر شاہد برکی کو توہین عدالت کے نوٹس جاری کر دیئے ہیں اور ان کو ۱۱۔ جنوری کو عدالت میں حاضر ہونے کا حکم جاری کیا ہے۔ ان پر الزام ہے کہ انہوں نے آئی ایم ایف کو یہ یقین دہانی کرائی ہے کہ بے نظیر حکومت بحال نہیں کی جائے گی۔ یہ نوٹس سابق وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کی طرف سے چیف جسٹس کے نام لکھے گئے خط پر جاری کئے گئے ہیں۔

○ گزشتہ روز قومی دفاعی و سلامتی کونسل کا پہلا اجلاس صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری کی صدارت میں ہوا جو سات گھنٹے تک جاری رہا۔ اس میں ملکی حالات اور دفاعی امور پر تفصیل سے غور کیا گیا۔

○ سینیٹروں نے قومی سلامتی کونسل کے قیام کو غیر آئینی قرار دے دیا۔ اور کہا ہے کہ اس کونسل کو پارلیمنٹ کی منظوری کے بغیر مسلط کیا جا رہا ہے۔ پروفیسر خورشید نے کہا کہ اس کے ذریعے فوج کو سیاست میں ملوث کیا جا رہا ہے۔ اعتزاز احسن نے کہا کہ اس سے صوبوں کی خود مختاری متاثر ہو گی اور صدارتی نظام قائم ہو جائے گا۔ مندوخیل نے کہا کہ نگران حکومت نے آئین کو سبوتاژ کرنے کی کوشش کی ہے۔ فضل محمد نے کہا کہ صدر نے جمہوریت کے گلے پر چھری چلائی ہے۔ امان اللہ کچکی نے کہا کہ یہ صوبوں کے خلاف سازش ہے۔ نگران حکومت کے وزیر شفقت محمود نے کہا کہ کونسل کا قیام حقائق کو مدنظر رکھ کر کیا گیا ہے۔ وفاقی وزیر جاوید جبار نے کہا کہ اگر اس سے آئین کی خلاف ورزی ہوئی ہے تو عدالت میں جائیں۔

○ سابق وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کے سسر حاکم علی زرداری اور سابق وفاقی نواز کھوکھر کو عدالت کے حکم پر رہا کر دیا گیا۔

○ ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان نے نیشنل سیکیورٹی کونسل کو قوم کی جمہوری امنگوں کے منہ پر طمانچہ قرار دیا ہے۔ جس کام کو کرتے ہوئے جنرل ضیاء کو شرم آتی تھی وہ لغاری نے کر دکھایا ایک بڑی جماعت کی حمایت پر بھی افسوس کا اظہار کیا گیا ہے۔

○ سابق وفاقی وزیر قانون فخر الدین جی ابراہیم نے کونسل کے قیام پر کہا ہے کہ اس طرح سے مارشل لاء کو تسلیم کر کے نئے تجربے کی ضرورت کا اظہار کیا گیا ہے۔ حکومت کی ساخت بدل دی گئی ہے۔ نگرانوں کو اس کا اختیار نہیں تھا۔ یہ حقیقت بھی تسلیم کی گئی کہ سیاستدانوں کی ایک نظر جی ایچ کیو پر رہتی ہے۔ عابد منٹو نے کہا کہ آئین صدر کو اس اقدام کی اجازت نہیں دیتا۔ سابق وزیر قانون چوہدری فاروق نے کہا کہ آئین میں ترمیم ضروری تھی۔ انٹیلی جنس بیورو کے سابق ڈائریکٹر بریگیڈئر امتیاز نے قومی سلامتی کونسل کی تشکیل کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ اس سے 50 سال سے جاری شدہ سیاسی عدم استحکام ختم ہو جائے گا۔ سقوط ڈھاکہ کے بعد قوم کو پھر نازک مرحلے کا سامنا ہے۔ 1983ء کے بعد سیاستدانوں کے ایک مخصوص ٹولے نے ملکی مفادات کے خلاف سودے کرنے شروع کر دیئے تھے۔ حامد ناصر چٹھہ نے کہا ہے کہ نگران صرف الیکشن کی فکر کریں۔ سیکیورٹی کونسل کی تشکیل یا طویل المیعاد معاہدوں کا حق انہیں حاصل نہیں۔

○ وزیر اطلاعات و فروغ ابلاغیات ارشاد احمد حقانی نے کہا ہے کہ کونسل کے قیام سے پارلیمانی جمہوری نظام کو تحفظ حاصل ہو گا۔ وزیر دفاع شاہد حامد نے کہا کہ سیکیورٹی کونسل آئینی ادارہ ہے نہ قیام آئین سے ماورا۔ وفاقی وزیر شفقت محمود نے کہا کہ سیکیورٹی صرف بیرونی جارحیت کی روک تھام کا نام نہیں داخلی استحکام بھی اس کا لازمی جزو ہے۔

○ ملک غلام مصطفیٰ کھر نے کہا ہے سیکیورٹی کونسل کی نگرانی میں دو الیکشن کرائے جائیں۔ یہ کونسل وقت کی ضرورت ہے۔ یہ دس سال تک قائم رہنی چاہئے۔ ملکی حالات ٹھیک ہونے پر ختم کر دی جائے۔

○ وائس آف جرمنی نے بتایا ہے کہ کراچی میں قاضی کے دھرنے میں حاضری مایوس کن تھی۔ قاضی نے بے نظیر اور نواز شریف کے ساتھ ساتھ صدر لغاری پر بھی تنقید کی۔

○ پنجاب میں یکم رمضان سے آٹے کی قیمت کم کر دی گئی ہے۔ اب 20 کلو آٹے کے تھیلے کی قیمت 124 روپے اور بغیر چھنے آٹے کے تھیلے کی قیمت 120 روپے ہو گی۔ وزیر خوراک نے بتایا کہ مل مالکان رضا کارانہ طور پر 4 روپے فی تھیلا کم کرنے پر راضی ہو گئے ہیں۔

○ سابق وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ آئی ایم ایف کی مرضی کی ہی حکومت بنانا ہے تو انتخابات کا ڈھونگ بند کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ میں کسی بیرونی طاقت کو تسلیم نہیں کرتی۔ پاکستانی عوام کو عالمی مالیاتی ادارے کا غلام بننے نہیں دوں گی۔ صدارتی نظام کی مخالفت کریں گے۔ پہلی دفعہ صدر کو لوٹا بنتے دیکھا ہے۔ مینگورہ میں ایک انتخابی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ صدر نے سیاستدانوں کو چور کہہ کر عوام کی بے عزتی کی ہے۔

SHARIF GOLDSMITH
AQSA ROAD RABWAH
PH: Off. 212515 Res. 212300

طب یونانی میں ہائی بلڈ پریشر کا شافی علاج
فشار کیپسول
حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
پنڈی بائی پاس جی۔ ٹی روڈ گوجرانوالہ
فون: 0431-254624
فیکس: 0431-219065

کہکشاں ہاؤسنگ سکیم
میں پانچ، دس مرلہ، اور ایک کنال کے چند پلاٹس اور ربوہ میں پلاٹ اور مکان کی خرید و فروخت کیلئے تشریف لائیں۔
رابطہ: کہکشاں پراپرٹی سنٹر
کہکشاں کالونی بالمقابل جلسہ گاہ "جدید" ربوہ
فون نمبر: 211842

احباب جماعت کو سال نو مبارک ہو
• احمدی احباب کیلئے خصوصی رعایت
• بغیر ٹانکے کے جدید ڈیزائنوں میں زیورات تیار کئے جاتے ہیں • وارنٹی و اعتماد کا نام
سرمد جیولرز دوکان نمبر 4 عمر مارکیٹ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور
پروپرائیٹرز: شہزاد اسلم، رضوان اسلم

(ٹاپ کوالٹی)
شلوار قمیض
مردانہ۔ بچگانہ۔ لیڈیز
ریڈی میڈ ملبوسات
عمل الموزن عدل
شہزاد گارمنٹس محسن بازار (ربوہ)
فون دکان 212039
فون رہائش 211810

مہنگائی کے دور میں احمدی بھائیوں کیلئے خوشخبری
اب نیو محمود ٹیلیویژن کمپنی
نئی انتظامیہ کے ساتھ
• احمدیہ ٹیلیویژن فری سیٹ کروائیں
• صرف 50 روپے ونڈ چارجز ادا کریں اور ۱۰۰٪ رزلٹ حاصل کریں
• 8 فٹ کی سپیشل ڈش برائے احمدیہ ٹیلیویژن پر ۱۲ فٹ کی ڈش کا رزلٹ حاصل کریں۔
21 - مال روڈ - لاہور
7235175 - 7125089 - 7226508
7355422

اللہ کے فضل و رحم کے ساتھ سال نو مبارک ہو صحت و سلامتی کے ساتھ
ہومیوپیتھک ادویات
جرمنی، پاکستانی، سیل بند، کھلی، پوٹنسی، مدر ٹنکچر، مفرد، مرکب، پلاسٹک، شیشے کے ڈراپرز، ٹیوبز، ملک شوگر گولیاں اور کتابیں
خصوصی رعایت کیساتھ
عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور گول بازار ربوہ فون 211399 212399